رسائل و مسائل

وقت کی جواب دہی اور احساس ذمہ داری

میں تقریباً ایک سال سے ایک گورنمنٹ سکول میں پڑھا رہی ہوں۔ میں نے تدریس محض شوق کے طور پر نہیں اپنائی بلکہ یہ میرا مقصد زندگی ہے۔ اور اسی مشن کو لے کر میں سکول آئی ہوں کہ معصوم بچوں کے ذہنوں پر ابتدا ہی سے خدا اور رسولؐ کا تصور بٹھادیا جائے۔ میں نے اپنی ایک سالہ زندگی میں بہت سے تجربات حاصل کیے ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی رہی ہوں۔ لیکن جو بات میں بتانا چاہ رہی ہوں وہ یہ ہے کہ کچھ ٹیچر چھٹی کر کے اپنی حاضری لگاتے ہیں یا پھر بعض اوقات پورا وقت حاضر نہیں ہوتے جب کہ حاضری پورے وقت کی ہوتی ہے۔ میں الحمدللہ پوری کوشش کر رہی ہوں کہ اس بددیانتی سے بچوں۔ لیکن بعض اوقات عجیب صورت حال ہو جاتی ہے۔ تب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کروں۔ بالفرض چھٹی ۳ بجے ہے اور مجھے ایک گھنٹہ پہلے جانا پڑ جائے تو پھر کیا میں حاضری ۲ بجے تک کی لگاؤں؟ میرا اپنا دل تو یہی کہہ رہا ہوتا ہے کہ جتنی دیر تم سکول میں ہو اتنے ٹائم ہی کی حاضری ہونی چاہیے اور کرتی بھی یہی ہوں لیکن دیگر سٹاف کا اعتراض ہوتا ہے کہ ایسا مت کرو۔ ایک چھٹی کا مسئلہ ہوتا ہے کہ میں مہینے میں جتنی بھی چھٹیاں کروں ان کا اندراج کرتی ہوں جب کہ باقی کہتی ہیں کہ افسران بالا اس بات پر اعتراض کرتے ہیں' اس لیے محتاط رہا کرو۔ بعض اوقات سکول میں فراغت ہوتی ہے یا کوئی پیریڈ وغیرہ نہیں لینا ہوتا جیسے کسی فنکشن یا پیپرز وغیرہ کے دوران۔ جب کہ حاضری فل ٹائم ہی کی ہوتی ہے۔ ایسے میں کیا کیا جائے۔ ساتھیوں کا اصرار ہوتا ہے کہ فراغت ہے تو چلیں۔ جب کہ میں کہتی ہوں کہ پہلے اس ٹائم کی حاضری لگائیں پھر چلیں گے۔ کوئی بھی رضامند نہ ہو تو کیا میں ہی بیٹھی رہوں؟ یا اپنی حاضری اسی ٹائم کی لگا کر چل دوں---! یا پھر ان کے ساتھ رہوں۔ بقول ان کے جاب میں یہ سب چلتا ہے' لیکن میرا مشن صرف "رب کی رضا کا حصول" ہے۔ مجھے وہ جاب نہیں چاہیے جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو۔

معلمات و معلمین کے تاخیر سے سکول آنے یا مقررہ وقت سے قبل چلے جانے کے حوالے سے آپ نے جو سوالات تحریر کیے ہیں، انھیں پڑھ کر اطمینان ہوا کہ الحمدللہ اس مقدس شعبے سے ابھی تک ایسی بہنیں وابستہ ہیں جن میں وقت کی جواب دہی اور ذمہ داری کا احساس شدت سے پایا جاتا ہے۔ یہی زندہ اقوام کی